اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — ممالک غیر سالانہ

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت سردرد اور ضعف کے باعث سخت علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ آج لاہور تشریف لے گئے تھے۔ جناب مولوی صاحب رات کی گاڑی سے واپس آگئے۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طبیعت ناساز ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ابھی تک ہیضہ کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ تاہم احتیاطی تدابیر پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے۔ سمال ٹاؤن کمیٹی کی کوشش سے ایک بہت بڑی تعداد کو ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ممبروں نے آج غرباء کو ٹیکہ لگوانے کے لئے چندہ جمع کیا۔

ڈاکٹر چودھری محمد شاہ نواز صاحب کا بچہ رفیق احمد سلمہ اللہ بہت بیمار ہے۔ احباب اس کے لئے دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

علمی اور عملی تکمیل کیلئے قادیان میں بار بار آنا ضروری ہے

"یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صبر کی حقیقت میں سے یہ بھی ضروری بات ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ ہیں۔ جو دور بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ کبھی آئیں گے۔ اس وقت فرصت نہیں ہے۔ بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو لوگ پالیں۔ اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسول کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں۔ وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ؎

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں۔
ایں خیال است ومحال است وجنوں

دین تو چاہتا ہے۔ کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو۔ تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھی جاتی ہے ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے۔ اب پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں۔ اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں۔ اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے جب موت کا وقت آگیا۔ پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں۔ ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بڑھ کر بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے۔ جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا۔ اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی۔ لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے۔ اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے۔ نہیں سنتے اور دیکھتے۔ وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ جیسا چاہیئے۔ انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔ اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے۔ تکمیل علمی مشکل ہے۔۔۔۔ اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو۔ اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو۔ اور سچی خوش قسمتی یہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے۔ تو یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ سے

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۱۴۲۔ کفائت شعاری کا ارشاد

غالباً ۱۸۹۲ء کا ذکر ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں رسالہ دوازدہ نشان شائع کیا۔ اس وقت شہر اوڑمڑ ان ضلع ہوشیارپور میں ایک مخلص احمدی مولا بخش نام تھے۔ جنہوں نے وہ رسالہ اس شہر کے لوگوں کو جامع مسجد میں سنایا۔ مگر وہ لوگ اس کے سخت مخالف ہوگئے بعد میں وہی رسالہ اس نے اپنے بھائیوں کو سنایا۔ تو وہ ایمان لائے۔ لیکن عوام نے سخت مخالفت کی۔ اور ان بھائیوں کو مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکا۔ تب انہوں نے آپس میں دوسو روپیہ جمع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے امداد اور دعا چاہی۔ اور خواہش کی۔ کہ دوسرے احمدی بھی چندہ دیں۔ تاکہ وہ اپنی الگ مسجد بنالیں۔ ان کی درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا:۔

"چونکہ یہ جماعت ابھی نہائت کمزور ہے۔ اور کم استطاعت ہے اور پہلے سے اس پر بہت بوجھ ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ دوسو روپیہ جو موجود ہے کفائت شعاری سے اس میں کام کریں۔ زیادہ عمارت کی ضرورت نہیں۔ معمولی مسجد بنالیں۔ پھر خداتعالےٰ چاہے گا تو اچھی مسجد بن جائیگی۔"

والسلام مفتی محمد صادق قادیان ۱۰ ؍ مئی ۱۹۳۸ء

قطعہ تاریخ وفات حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

قرآن کا حافظ تھا بشیر احمد
وہ صاحبِ علم اور حیا کا پیکر
خوشرو تھا جوان تھا نیک سیرت تھا وہ
صد حیف کہ مرگ ناگہاں نے اسکی

فاضل تھا سعید و صالح و فرزانہ
تھا شمع محمدی کا اک پروانہ
دیندار تھا تبلیغ کا تھا دیوانہ
کاشانہ امید کیا ویرانہ

رحلت کی ہیں تاریخ لکھوں کیا گوہر
دل آتشِ فرقت سے ہے آتش خانہ
۱۳۵۷ھ

ضروری اعلان

جن جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تبلیغ و انصاراللہ نے ابھی تک ماہ اپریل کی تبلیغی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ یہ اعلان دیکھتے ہی ماہوار رپورٹ ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے نوٹ کرلیں۔ کہ ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں گزشتہ ماہ کی رپورٹ بھجوادیا کریں۔

خاکسار جنرل سیکرٹری انصاراللہ

خلافت جوبلی فنڈ میں پانصد سے زائد دینے والوں کی فہرست

بتسلسل سابق ذیل میں ان احباب کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے جنہوں نے پانصد یا اس سے زائد رقم دینے کے وعدے فرمائے ہیں۔ دعا ہے کہ خداتعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دینی کی توفیق عطا کرے۔

۱۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	۱۰۰۰/۰
۲۔ چودھری نصیر احمد صاحب پرسنل اسسٹنٹ سر محمد ظفراللہ خانصاحب	۱۰۰۰/۰
۳۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب معہ اہل و عیال ٹوپی	۱۰۰۰/۰
۴۔ شیخ عبدالرحیم صاحب لنڈن انگلینڈ معہ اہلیہ	۱۱۳۲/۸
۵۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب لندن	۵۰۰/۰

ناظر بیت المال قادیان

نہایت افسوسناک انتقال

(۱) نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ چودھری عبدالقادر صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی پلیڈر گوجرانوالہ محاسب انجمن احمدیہ گوجرانوالہ ساکن فیروزوالہ ۱۴ یوم بعارضہ تپ محرقہ و نمونیہ بیمار رہ کر ۷ مئی کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں۔

(۲) چودھری عبدالرشید صاحب بی۔اے کا چھوٹا بھائی عبدالشکور دس دن بعارضہ محرقہ بخار بیمار رہ کر گزشتہ جمعہ کی صبح کو اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ مرحوم سترہ سالہ نوجوان تھا۔ امسال میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ اور اس میں نمایاں کامیابی کی توقع تھی۔

یہ وفات بھی نہایت افسوسناک ہے۔ اور ہمیں چودھری صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

اخبار احمدیہ

نہایت عاجزانہ عرض

اے خدا کے مسیح کی پاک جماعت

آپ کا ایک مصیبت زدہ بھائی بعد عجز و انکسار عرض کرتا ہے۔ کہ للہ میرے لئے بارگاہ ایزدی میں نہایت درد اور تڑپ اور خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ کہ خداتعالیٰ مجھے معاندین کی شرارت اور عناد اور بغض کے بد نتائج سے بچائے۔ خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس میرپور خاص سندھ۔

درخواستہائے دعا

ماسٹر فضل داد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اپنے خسر منشی عبدالغنی صاحب کی صحت کیلئے حافظ مبین الحق صاحب امرتسر اپنی لڑکی کی صحت کے لئے مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری بی۔اے میں کامیابی کے لئے۔ بابو محمد سعید صاحب ارشد ورک اپنی صحت اور مشکلات کے ازالہ کیلئے احمد علی صاحب قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کیلئے منشی عبدالغنی صاحب اوجلہ اپنی لڑکی کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان نکاح

عزیزہ زبیدہ بیگم بنت چودھری حاکم دین صاحب وکیل شیخوپورہ کا نکاح ملک کرم الٰہی صاحب ایم۔اے ایل ایل بی وکیل کوئٹہ ولد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

تزکیۂ نفس کے متعلق اسلامی تعلیم

اسلام کو مذاہب عالم پر جن امور میں فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ ان میں سے ایک امر یہ بھی ہے۔ کہ باقی مذاہب صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ یوں کرو اور یُوں نہ کرو۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ یُوں کرو۔ کیونکہ اس کا یہ فائدہ ہے اور اس طرح نہ کرو۔ کیونکہ اس کا یہ نقصان ہے۔ گویا وُہ صرف حکم نہیں دیتا بلکہ اس کے فوائد بھی بتاتا ہے۔ اور صرف کسی بات سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے نقصانات بھی بیان کرتا ہے اور یہ ایک اتنی بڑی خوبی ہے جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔ مثال کے طور پر عرض ہے۔ بائیبل بھی بدکاری سے روکتی ہے۔ اور اسلام بھی مگر بائیبل صرف حکم دیتی ہے۔ چنانچہ لکھی ہے:-

"تو زنا مت کر" (خروج ۲۰/۱۴)

مگر اسلام جہاں بدکاری سے روکتا ہے وہاں اس سے رُکنے کا طریق بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ ومقتاً وساء سبیلا۔ کہ تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ کیونکہ اول تو یہ فحش ہے۔ یعنی اس سے دل میں ناپاکی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے یہ اُس مقصد کے حصول کے لئے جس کے واسطے مرد و عورت کے تعلقات قائم کئے گئے ہیں۔ ایک غلط راستہ ہے کیونکہ اصل غرض بقائے نسل ہے۔ مگر ناجائز تعلقات سے یہ غرض بالکل فوت ہو جاتی ہے۔

پھر عباد الرحمٰن کی ایک صفت ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ لایزنون وُہ زنا نہیں کرتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مزید ہدایت یہ دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی زنا سے بچنا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس گناہ کے دروازے بند کر دے اور یہ دروازے آنکھ۔ کان اور جلد ہیں۔ جب کوئی انسان حُسن کو دیکھتا ہے یا حُسن کی تعریف سُنتا ہے۔ یا خوبصورت آواز سنتا ہے۔ یا ملائم جسم کو چھوتا ہے۔ تو اگر وُہ حُسن یا اس کا ذکر یا وُہ آواز یا جسم.. اس کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ تو اس کے دل میں اسکی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے اور نتیجہ وُہ انتہائی قرب ہوتا ہے۔ جسے کل دُنیا کی عقلوں نے اخلاق اور سوسائٹی کے لئے خطرناک زہر قرار دیا ہے۔

پس اسلام نے ان دروازوں کو بند کرنے کے لئے حکم دیا۔ کہ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ کہ تو مومنوں سے کہدے وہ اپنی آنکھیں ہمیشہ نیچی رکھا کریں۔ اور اس طرح ان تمام راستوں کی جن سے بدی کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ حفاظت کریں۔ یہ اُن کے لئے بڑی پاکیزگی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ ان اعمال کو خوب جانتا ہے جو وُہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن عورتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔

پھر مرد و عورت کا ایک دوسرے کو بلا ضرورتِ طبعی چھونا بھی اسلام نے منع کیا۔ کیونکہ جلد کے ذریعہ بھی بدی کا خیال انسانی قلب میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح کان کے متعلق حکم دیا۔ کہ عورت مرد کی آواز۔ اور مرد عورت کی آواز راگ وغیرہ کے طور پر نہ سُنے۔ اور بلا وجہ اور بے تعلق عورتوں یا مردوں کے حُسن کے قصے اور واقعات نہ سُنیں۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک یہ تمام باتیں موجبات زنا ہیں۔ اور بُرائی میں مبتلا کر دینے والی ہیں۔

اس کے علاوہ بزرگانِ کرام نے بھی ضروری ہدایات دی ہیں۔ مثلاً:-

۱- اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

۲- کھانے۔ پینے میں توسّل اختیار کیا جائے۔ بلکہ سادہ خوراک استعمال کی جائے۔

۳- موت کو یاد رکھنا چاہیئے۔

۴- بے کار نہیں رہنا چاہیئے۔

۵- نشہ اور بے ہودہ راگ سے بچنا چاہیئے۔

۶- بُرے خیالات آنے پر انہیں فوراً دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۷- ورزش پر مداومت رکھنی چاہیئے۔

۸- مخرب الاخلاق کتابیں پڑھنے یا ننگی تصویریں دیکھنے سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔

یہ وُہ طریق ہیں۔ جن کے ماتحت اگر کوئی انسان چلے۔ تو بہت حد تک فحش اور بدکاری سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسلام نے ان ظاہری اسباب کے علاوہ ایک اور گُر بھی بتایا ہے اور وُہ دُعا ہے۔ اگر کسی وقت ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ انسان کو پھسل جانے کا خطرہ ہو۔ تو اس وقت اپنے رب کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ضرور مدد کریگا اور شیطان کو اپنے بندے پر غالب نہیں ہونے دیگا۔

ایک آریہ مشن کی "کارگزاری" اور مسلمانوں کی غفلت شعاری

دیانند مشن ہوشیارپور کے متعلق ۱ مئی کے "ملاپ" میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ "ماہ مارچ اور اپریل میں دیانند سالویشن مشن کے ورکروں کی کوشش سے ۴۸۹ غیر ہندو ہندو دھرم میں پرویشٹ ہُوئے۔ ہردوار کنبھ کے موقعہ پر ۵۰ ہندو لڑکیوں اور عورتوں کو غنڈوں کے چنگل سے چھڑا کر وارثوں کے سپرد کیا گیا ۲۴۱ ہندو عورتیں کنبھ کے موقعہ پر اغوا ہوئیں جن میں سے مشن ۵۰ کو بچا سکا۔ دو بنگالی عورتوں کے وارثوں کا پتہ نہیں چلا۔ وُہ ہوشیارپور لاکر آشرم میں داخل کی گئی ہیں۔ ان کے وارثوں کا پتہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہو"

اگرچہ یہ مختصر سے الفاظ ہیں۔ لیکن ہر باغیرت اور باحمیت مسلمان کے لئے کوڑا سے کم نہیں ہیں۔ دو ماہ کے عرصہ میں جن غیر ہندوؤں کو ہندو بنایا گیا۔ ان میں یقیناً مُسلمان کہلانے والوں کی کافی تعداد ہو گی۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوں گے۔ مسلمان ایک طرف تو اس بات پر غور کریں۔ کہ ان کے بچانے کا انہوں نے کیا انتظام کر رکھا ہے۔ اور دوسری طرف یہ دیکھیں۔ کہ تبلیغ اسلام کے متعلق وہ کیا کوشش کر رہے ہیں۔ آہ آریہ تو مصیبت زدہ اور دھتکاری ہوئی عورتوں کو غنڈوں کے چنگل سے (جو ہندو ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی مسلمان کنبھ کے موقعہ پر ایسی حرکت کرتا۔ تو شور مچ جاتا) بچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کبھی اتنا بھی خیال نہیں آیا۔ کہ جن مسلمان عورتوں کو ان کے گھروں سے اغوا کر کے مرتد کیا جاتا ہے۔ ان کی حفاظت کے لئے کوئی منظم طریق اختیار کریں۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

کذب بیانی کی اسلام میں شدید ممانعت

کسی موقع پر بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں

(۲)

ایک گزشتہ پرچہ میں عیسائیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے کہ اسلام میں تین مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہے بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہر حدیث کا محک قرآن مجید ہے۔ اگر کسی حدیث کے مضمون کی اصولی رنگ میں قرآن مجید کی آیات سے تردید ہوتی ہو۔ تو ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ اس حدیث کی ایسی تاویل کریں۔ جس سے اس کا مفہوم مطابق قرآن ہو جائے اور اگر ایسی تاویل کئے جانے کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر ہمارے نزدیک وہ حدیث قابلِ قبول نہیں ہوگی ؛

اس اصل کے ماتحت ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کذب کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ آیا اس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ جھوٹ بول لیا کرو۔ یا یہ کہ کسی حالت میں بھی سچائی کو مت چھوڑو۔ خواہ اس کا اثر تمہارے اپنے خلاف یا تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ پڑتا ہو سو قرآن کریم میں جھوٹ کو اس قدر ناپسند قرار دیا گیا ہے۔ کہ جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالےٰ کی لعنت کا مورد بتایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔(۱) لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ جھوٹ بولنے والے ملعون ہوتے ہیں۔(۲) پھر فرماتا ہے۔ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللّٰہ واولٰئک ھم الکاذبون۔ جھوٹ وہی لوگ بولا کرتے ہیں جنہیں خدا تعالےٰ کی آیات پر ایمان نہیں ہوتا۔ (۳) پھر قرآن شریف دروغگوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہراتے ہوئے فرماتا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ کہ بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے بت پرست بتوں کو اللہ تعالےٰ کا شریک قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص جھوٹ بولتا ہے۔ وہ بھی اس چیز کو جس کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ خدا کا شریک قرار دیتا ہے۔ اگر اسکو یہ یقین ہوتا کہ نفع و ضرر سب خدا کے اختیار میں ہے۔ تو وہ کسی خوف یا امید پر جھوٹ کیوں بولتا۔ (۴) اسی طرح فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین یعنے اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم رہو۔ اور سچی گواہیوں کو للہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں کو ان کا ضرر پہونچے۔ یا تمہارے ماں باپ یا تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھائیں۔ (۵) پھر سچائی کے التزام کی اس قدر نصیحت کرتا ہے کہ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ تمہارے دوست اور ہمنشیں ہمیشہ صادق ہونے چاہئیں اور اگر تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے دوستوں میں سے کوئی جھوٹ بولنے کا عادی ہے تو فوراً اس کی ہمنشینی اور صحبت ترک کردو۔ (۶) اسی طرح فرمایا ان الذین یشترون بعھد اللّٰہ وایمانھم ثمناً قلیلا اولٰئک لا خلاق لھم فی الاٰخرۃ کہ وہ لوگ جو جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اموال کماتے ہیں۔ انہیں آخرت کی نعماء میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (۷) پھر فرماتا ہے ان اللّٰہ لا یھدی من ھو کاذب کفار (پ ۲۳) خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے والے کفار کو ہدایت نہیں دیتا۔ (۸) پھر سورۂ فرقان میں مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ والذین لا یشھدون الزور کہ مومن وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (۹) اسی طرح فرمایا۔ ان اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب کہ خدا مسرف اور کذاب کو کبھی بامراد نہیں کرتا۔ (۱۰) منافقوں کے متعلق قرآن کریم بار بار بیان کرتا ہے۔ کہ چونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے وہ بہت برے ہیں فرماتا ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللّٰہ واللّٰہ یعلم انک لرسولہ واللّٰہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اتخذوا ایمانھم جُنۃً فصدوا عن سبیل اللّٰہ انھم ساء ما کانوا یعملون (پ ۲۸ سورۂ منافقون) جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ تو اللہ تعالےٰ کا رسول ہے۔ اللہ تعالےٰ اس بات کو خوب جانتا ہے۔ کہ تو اس کا رسول ہے۔ مگر خدا یہ گواہی دیتا ہے۔ کہ منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ قسمیں کھا کھا کر اپنی بات کا یقین دلانا چاہتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے راستہ سے روکتے ہیں۔ نہیں کیا معلوم کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں۔ گویا جھوٹ بولنا اسلام نفاق کا نشان قرار دیتا۔ اور منافقوں کی ایک علامت کذب بیانی قرار دیتا ہے۔ ان حالات میں کون شخص یہ تصور بھی کر سکتا ہے۔ کہ کسی مومن کو شریعت اسلامی کی رو سے جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ (۱۱) پھر جھوٹ کی ایک قسم چونکہ جھوٹا اتہام لگانا بھی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کی بھی ممانعت کی۔ اور فرمایا اگر کوئی شخص کسی پر بدکاری کا الزام لگائے۔ اور پھر اسے ثابت نہ کر سکے۔ تو فاجلدوھم ثمانین جلدۃ اسے اسی درے مارو۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تو ان سے یہ بھی کہلواتے کہ لا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن کہ وہ کسی پر جھوٹا اتہام نہیں لگائیں گی۔ (۱۲) پھر سچی شہادت دینے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ لا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ۔ کہ سچی گواہی کو کبھی مت چھپاؤ۔ کیونکہ جو اسے چھپائیگا۔ اس کا دل گناہ کی وجہ سے سیاہ ہو جائے گا۔ (۱۳) پھر فرماتا ہے۔ لو لا ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون (مائدہ پ ۶ ع ۹) کہ علماء اور احبار کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے روکیں۔ اور اگر وہ اس فرض کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ تو بہت برا کرتے ہیں۔ (۱۴) پھر فرماتا ہے ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین تنزل علیٰ کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون (سورۂ شعراء) کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں۔ شیاطین کا تعلق انہی سے ہوتا ہے۔ جو بڑے جھوٹ بولنے اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والے ہوتے ہیں۔ (۱۵) پھر خدا تعالےٰ پر افترا کرنے کی بھی اسلام نے ممانعت کردی اور فرمایا ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذباً کہ اس شخص سے بڑھ کر اور کوئی ظالم نہیں جو اللہ تعالےٰ پر افترا کرے۔ (۱۶) آل عمران میں مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ الصابرین والصادقین کہ مومن وہ ہیں جو صبر کرتے اور سچ بولتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور جگہ مومنوں کی صفت میں صادقین اور مومنات کی صفت میں صادقات کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (۱۷) اسی طرح فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم۔ کہ اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور زبان سے ہمیشہ سچی اور مضبوط باتیں نکالا کرو۔ (۱۸) پھر جھوٹ کی قرآن مجید نے یہاں تک مذمت کی۔ کہ جھوٹی باتیں سننے والوں کو بھی حرام فعل کا مرتکب قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا سمّٰعون للکذب اکّٰلون للسحت (۵-۴۲) (۱۹) اسی طرح فرمایا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ کہ اے لوگو جب بھی تم کچھ کہو خدا لگتی کہو۔ خواہ مقابلہ میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (۲۰) پھر قرآن مجید کے پہلے پارہ میں ہی اللہ تعالےٰ منافقوں کے متعلق فرماتا ہے۔ ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ کہ انکو دردناک عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ؛

یہ وہ تعلیم ہے جو قرآن مجید نے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کی۔ اس تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے کون شخص ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ مجسم قرآن تھے [illegible] جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہوگی ؛

پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود

(۱)

گزشتہ جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم - بی - اے - ایل - ایل - بی پلیڈر گجرات نے "پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود" پر جو تقریر فرمائی تھی - اسے اب انہوں نے زیادہ مکمل صورت میں مرتب کرکے برائے اخبار ارسال کیا ہے جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے :-

چند ضروری امور

قبل اس کے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہتم بالشان پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود پیش کروں - چند ضروری امور بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں - سب سے پہلی بات جس کا مدنظر رکھنا لازمی ہے - وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے قدیمی قانون کے ماتحت تمام وہ پیشگوئیاں جو خدا کی طرف سے ہوں - خدا تعالےٰ کی صفت "علم غیب" کے ماتحت ہوتی ہیں - اور اس لئے یہ لازمی ہے - کہ ان میں کوئی نہ کوئی پہلو "غیب" اور اخفا کا ہو - کیونکہ اگر ایسا نہ ہو - تو ان پر ایمان لانے والے کسی ثواب اور جزا کے مستحق نہیں ہو سکتے - یہی وجہ ہے - کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں کوئی نہ کوئی پہلو غیب اور اخفا کا ہوتا ہے - جس کا سہارا لے کر مخالفین انبیاء نے ان پیشگوئیوں کی صداقت کو مشتبہ کرنا چاہا - اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "مصلح موعود" والی پیشگوئی اپنی شان کے لحاظ سے ایک زبردست پیشگوئی ہے - لیکن اس کے باوجود اس وجہ سے کہ یہ پیشگوئی بھی دوسری خدائی پیشگوئیوں کی طرح صفت علم غیب کے ماتحت ہے - اور اس میں بھی کسی قدر پردۂ غیب و اخفا موجود ہے - مخالفین احمدیت ان باتوں کا سہارا لے کر اس کی تکذیب کرتے ہیں - لیکن ہر اہل دانش و انصاف جس کا دل تحاسد و تباغض کے زنگ سے آلودہ نہ ہو چکا ہو - نہایت آسانی سے حقیقت حال کو معلوم کر سکتا ہے :-

تعیین کیلئے ضروری امور

اب میں وہ اصول بیان کرتا ہوں جن سے کسی شخص کو کسی خاص پیشگوئی کا موعود قرار دیا جا سکتا ہے - سو اس کے لئے مندرجہ ذیل چار امور مدنظر رکھنے ہونگے :-

۱ - اصل پیشگوئی کی بیان کردہ علامات کس میں پائی جاتی ہیں ؟

۲ - کیا کسی شخص کے متعلق کوئی الہامی تعیین موجود ہے ؟

۳ - کیا خود پیشگوئی کرنے والے مامور نے اس پیشگوئی کے مصداق کی تعیین کی ہے ؟

۴ - کیا الٰہی تائیدات اور نشانات اس شخص کو حاصل ہیں - جس کا موعود ہونا زیر بحث ہے

یہ وہ چار اصول ہیں جن کی بناء پر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ "مصلح موعود" پر بحث کروں گا - ان اصول کی صحت میں کوئی شبہ نہیں - کیونکہ یہی وہ باتیں ہیں - جنکو خود مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اپنے رسالہ "المصلح الموعود" میں صحیح تسلیم کیا ہے - اور یہی وہ اصول ہیں - جن کی بناء پر خدا کے فضل سے میرا دعوےٰ ہے - کہ درحقیقت حضرت امیر المؤمنین سیدنا حضرت محمود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں - اور حضور کے سوا کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں :-

اصل پیشگوئی

مصلح موعود کے متعلق اصل پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام الٰہی سے فرماتے ہیں :-

"سو تجھے بشارت ہو - کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا - ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا - وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا - خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے - اس کو مقدس روح دی گئی ہے - اور وہ رجس سے پاک ہے - وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے - اس کے ساتھ فضل ہے - جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا - وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا - وہ دنیا میں آئے گا - اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے - کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے - وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا - اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا - وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ - فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک - اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا - نور آتا ہے نور - جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا - ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے - اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا - وہ جلد جلد بڑھیگا - اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا - اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا - اور قومیں اس سے برکت پائیں گی - تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا - وکان امراً مقضیاً"

(اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء)

دو لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی

قبل اس کے کہ میں اپنے مضمون کی تفصیلات میں جاؤں - یہ بیان کر دینا ضروری ہے - کہ اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں سے جو الہامی عبارت میں نے پیش کی ہے - اس میں صرف مصلح موعود ہی کے پیدا ہونے کی پیشگوئی نہیں بلکہ مصلح موعود سے پہلے ایک اور لڑکے "بشیر" کے پیدا ہونے کی بھی پیشگوئی ہے - یعنی در اصل یہ پیشگوئی دو لڑکوں کی پیدائش کی ہے - مگر بظاہر ایک ہی لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے - اس میں ایک حکمت ہے - جو میں آگے چل کر بیان کروں گا - انشاء اللہ - اس امر کا ثبوت کہ در اصل اس الہامی عبارت میں دو لڑکوں کی پیدائش کی پیشگوئی ہے - یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

الف - "خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی - اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے - کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوگا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء حاشیہ صفحہ ۱)

ب - "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے - وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے - کہ "اس کے ساتھ فضل ہے - جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں "فضل" رکھا گیا" (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ - حاشیہ)

پیشگوئی کی مزید تفصیل

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے شائع ہونے کے بعد معاندین نے اعتراض کیا - کہ اس پیشگوئی میں محض لڑکا ہونے کی پیشگوئی کر دی گئی ہے مگر کوئی میعاد نہیں بتائی گئی - نیز یہ کہ لڑکا پہلے ہی گھر میں پیدا ہو چکا ہے - اب یہ پیشگوئی شائع کرکے اس لڑکے کا پیدا ہونا ظاہر کریں گے اور کہدینگے - کہ دیکھو پیشگوئی پوری ہو گئی - اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء شائع فرمایا - جس میں تحریر فرماتے ہیں :-

"ہم عام اشتہار دیتے ہیں - کہ ابھی تک جو ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء ہے - ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جنکی عمر ۲۰ - ۲۲ سال سے زیادہ ہے - پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا **بموجب وعدۂ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک** ضرور پیدا ہو جائیگا - خواہ جلد ہو خواہ دیر سے - بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا"

اس عبارت میں صاف طور پر مصلح موعود کے پیدا ہونے کے لئے ۹ - برس کی میعاد بتائی گئی ہے - مگر اس پر جب مخالفین نے اعتراض کیا - کہ یہ میعاد لمبی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار بعنوان "اشتہار صداقت آثار" مورخہ ۸ - اپریل ۱۸۸۶ء میں اس کا یہ جواب دیا :-

"واضح ہو - کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے اندر من مرادآبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے -

کہ ۹ برس کی حد پسر موعود کے لئے بیان کی گئی۔ یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہو اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ ... ماسوا اس کے بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلشانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ **ایک لڑکا** بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً **ایک لڑکا** ابھی پیدا ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جواب پیدا ہوگا۔ یہ **وہی لڑکا** ہے۔ یا وہ کسی وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا کہ "انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔" (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر حضور اپنے اشتہار "محک اخیار و اشرار" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"نہیں دیکھتے کہ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔ اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں کسی برس یا مہینہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ اس میں یہ ہی ذکر ہے کہ جو نو برس کی میعاد رکھی گئی تھی۔ وہ اب منسوخ ہو گئی ہے۔ ...... نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کس قسم کی اولاد خواہ نخواہ پیدا ہو گی۔ چہ جائیکہ کہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے"

نو سالہ میعاد منسوخ نہیں ہوئی

اشتہار ۲۲ مارچ کے شائع ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکی "عظمت" نامی پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ کے حمل میں مطابق پیشگوئی ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام بشیر رکھا گیا۔ جو بشیر اول کے نام سے مشہور ہے۔ نومبر ۱۸۸۸ء میں وہ لڑکا چند ماہ کی عمر میں ہی فوت ہو گیا۔ جس پر مخالفین نے شور مچایا کہ گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود غلط نکلی۔ اور یہ کہ مصلح موعود بغیر عمر پانے کے فوت ہو گیا۔ نیز یہ کہ اب اس کے بعد مصلح موعود کے پیدا ہونے کا احتمال نہیں۔ کیونکہ نو سالہ میعاد تو بشیر اول کے پیدا ہونے تک تھی۔ اور اشتہار ۸ اپریل کی عبارت سے نو سالہ میعاد منسوخ ہو کر اس کی بجائے "مدت حمل" اور "قریب مدت مقرر ہو چکی ہے اس وہم کا ازالہ اول تو اشتہار محک اخیار و اشرار کی اسی عبارت سے ہو جاتا ہے جو ابھی میں نے پیش کی ہے۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرما دیا ہے۔ کہ "اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں کسی برس یا مہینہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ اس میں یہ ہی ذکر ہے کہ جو نو برس کی میعاد رکھی گئی تھی۔ اب وہ منسوخ ہو گئی ہے۔"

لیکن اس سے بھی بڑھ کر ثبوت اس امر کا کہ نو سالہ میعاد منسوخ نہیں ہوئی۔ یہ ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد بھی یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضرت اقدس سبز اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ مفتری لیکھرام پشاوری ہے جس نے تینوں اشتہار مندرجہ متن اپنے اثبات دعوے کی غرض سے اپنے اشتہار میں پیش کئے ہیں۔ اور سراسر خیانتوں سے کام لیا ہے۔ مثلاً وہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا ذکر کر کے اس کی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے۔ کہ "اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل تک تجاوز نہیں کر سکتا۔ لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنی یہ فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جواب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا۔ کیونکہ یہ اس کے مدعا کو مضر تھا۔ اور اس کے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا۔" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲)

مولوی محمد علی صاحب اور لیکھرام پشاوری

برادران! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت سے جہاں یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ بشیر اول کی پیدائش سے نو سالہ میعاد متعلقہ ولادت مصلح موعود منسوخ نہیں ہوئی۔ وہاں ایک اور عجیب نکتہ بھی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح لیکھرام پشاوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی اس عبارت کو جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے کانٹ چھانٹ کر نقل کیا تھا۔ اور اگلا فقرہ کہ "یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔ لیکھرام نے "عمداً" نہیں لکھا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح اہل پیغام کے حضرت امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بھی اپنے رسالہ "المصلح الموعود" کے صفحہ ۱۰-۱۷ پر اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی بعینہٖ وہی عبارت نقل کی ہے اور لطف یہ ہے کہ انہوں نے بھی لیکھرام کی طرح اگلا فقرہ کہ "یہ ظاہر نہیں کیا گیا .... الخ حذف کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ۹ سالہ میعاد دراصل پیدائش بشیر اول کے لئے مقرر تھی نہ کہ مصلح موعود کے لئے صحیح ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

حضرت مسیح موعود کا ایک اور اشتہار

تیسرا ثبوت اس امر کا کہ نو سالہ میعاد دراصل مصلح موعود ہی کے پیدا ہونے کے متعلق تھی نیز یہ کہ وہ "مدت مقررہ" بشیر اول کی پیدائش کے ساتھ منسوخ نہیں ہوئی۔ ایک اور ثبوت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشیر اول کی وفات کے بعد یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش کے دن جو اشتہار دیتے ہیں اس میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے۔ کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالےٰ دوسرے وقت میں آئیگا" (حاشیہ اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء صفحہ ۳ و ۴)

اس عبارت میں بھی حضرت اقدس نے مصلح موعود کی پیدائش کے لئے "مدت مقررہ" کا جملہ استعمال فرمایا ہے۔ جو اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ وفات بشیر اول کے بعد تک وہ میعاد مقررہ (۹ سال) برقرار تھی۔ وھٰذا ھو المراد

ان عبارات سے ثابت ہوا۔ کہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک نو سال کی میعاد مقرر تھی۔ لہذا جو شخص ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء کے بعد پیدا ہو۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ اور کسی کا حق نہیں کہ وہ لیکھرامی عادت کے ماتحت ۹ سالہ میعاد کو منسوخ یا حذف قرار دے کر ولادت مصلح موعود کے لئے تین صدیوں کی میعاد مقرر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر فوراً معہ اضافہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مخلصین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ اسے کس قدر تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے لئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہ۔ کیونکہ کبر مقتًا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم ایک عہد کرو۔ اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو" چونکہ مومن کا وعدہ اٹل اور حتمی ہوتا ہے۔ وہ اپنے عہد کو اپنے اوپر تنگی برداشت کرکے بھی پورا کرتا ہے۔ تحریک جدید کے وعدے جو مخلصین نے اپنی مرضی اور خوشی سے پیش کئے ہیں ان کو پورا کرنے میں قطعاً توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ اس بارے میں چونکہ حضور کا ارشاد یہ ہے کہ مخلصین اپنے وعدوں کی رقوم جلد تر ادا کر دیں۔ کیونکہ تحریک جدید کو روپے کی ضروری کاموں کے لئے فوری ضرورت ہے۔ اور اس طرح ان کو زیادہ ثواب اللہ تعالےٰ کے حضور سے ملے گا۔ اس لئے بھی جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت تک جن احباب نے حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہا ہے ان کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیجاتی ہے

۱۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جن کا وعدہ سال چہارم میں تیسرے سال کے برابر ۱۶۰ روپیہ کا جون تک ادا کرنے کا تھا۔ مگر آپ نے ۱۷ اپریل کو جبکہ حضور نے تقریر فرمائی دوران تقریر میں ہی رقم ادا کر دی۔

۲۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا وعدہ ۴۰ روپے کا دوران سال میں ادا کرنے کا تھا۔ آپ نے وعدہ میں تین روپیہ کا اضافہ کرکے رقم ادا کر دی ہے

۳۔ سید صادق علی صاحب لینگٹ پور نے باوجود ملازمت سے ریٹائر ہونے کے سال چہارم میں ۱۳۰ روپیہ کا وعدہ کیا۔ جو تیسرے سال سے زیادہ ہے۔ اور اسے حسب معمول ابتداء میں ہی ادا کر دیا۔ پھر جب آپ کو حضور کا ارشاد پہنچا تو ۶۴ روپے مزید اپنے بچوں کی طرف سے ارسال کر دیئے۔

۴۔ مولوی نور محمد صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر راج پور بھائیاں نے سال چہارم میں ۳۰ روپے کا وعدہ ماہوار قسط سے ادا کرنے کا کیا۔ مگر حضور کے ارشاد پر یکمشت رقم ارسال کر دی۔

۵۔ جماعت جمشید کا وعدہ ۲۳۱ کا ہے۔ اس کی طرف سے ۷۰ فی صدی کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ ۱۰۰ روپیہ ان کی اہلیہ صاحبہ ۱۰ روپے۔ منشی محمد شجاعت علی صاحب سکرٹری مال ۱۰ روپے مولوی عبدالرحیم صاحب ۵ روپے۔ شیخ کمال الدین صاحب ۵ روپے۔ بابو طفیل احمد صاحب ۵ روپے داخل کر چکے ہیں۔ اور ان سب کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جس جماعت کے عہدہ دار عملاً لبیک کہتے ہیں۔ اس کے دوسرے احباب بھی اپنے وعدے فوری پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۶۔ شیخ محمد مسعود احمد صاحب رشید بی۔ اے بھیرہ کا وعدہ ۳۳۰ روپے تیسرے سال سے بھی زیادہ کا تھا۔ آپ نے حضور کا ارشاد ملتے ہی ساری رقم ارسال فرما دی۔

۷۔ سید محمود عالم صاحب نائب امین صدر انجمن احمدیہ کا وعدہ ۳۰ روپے دوران سال میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر حضور کے ارشاد پر باوجود مقروض ہونے کے یکمشت رقم ادا کر دی۔

۸۔ منشی اسد اللہ خاں صاحب دفتری بہشتی مقبرہ کا وعدہ ۵ روپے کا دوران سال میں ادائیگی کا تھا۔ مگر باوجود قلیل آمدنی کے یکمشت رقم دیدی

۹۔ مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے بھاگل پوری کا وعدہ ۱۲۵ روپے دوران سال میں ادائیگی کا تھا۔ گذشتہ سال بھی اپنے وعدہ کی رقم آخر سال میں ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ حضور کا ارشاد ملنے پر آپ نے اپنا وعدہ یکمشت اور فوراً پورا کر دیا

۱۰۔ اخوند محمد اکبر خاں صاحب منٹگمری بیماری کی وجہ سے لمبی رخصت پر ہیں اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ آپ کے ذمہ بوجہ بیماری زیادتی اخراجات سال سوم کے ۶۰ روپے تھے۔ حضور کا ارشاد پڑھتے پر نہ صرف بقایا ادا کیا بلکہ اپنے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے سال چہارم کے ۲۵ روپے بھی داخل کئے

۱۱۔ جماعت گورداسپور۔ اس جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید شیخ محمد حسین صاحب ہیں۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین کا ارشاد احباب جماعت کو سنایا۔ اور حسب ذیل احباب نے اپریل میں اپنے وعدے پورے کر دئے۔ شیخ محمد حسین صاحب خود ۱۵ روپے۔ بابو عنایت الٰہی صاحب ۲۵ روپے۔ شیخ محمد عمر صاحب ۱۵ روپے بابو نظام الدین صاحب پنشنر ۲۵ روپے میاں فضل کریم صاحب ۵ روپے

۱۲۔ شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری اٹھوال کا وعدہ ۳۰ روپے دوران سال میں ادائیگی کا تھا۔ آپ نے یکمشت ادا کر دیا

۱۳۔ منشی سبحان علی صاحب قادیان کا وعدہ ۵ روپے کا تھا آپ نے باوجود مالی تنگی کے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فوراً ادا کر دیا۔

۱۴۔ مخدوم حسین صاحب داسکوڈی گاماں پر نگیز سے لکھتے ہیں۔ تحریک جدید سال چہارم میں غلام نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پانچ روپے کی حقیر رقم کا وعدہ پیش کیا تھا۔ اور اپنی قلیل آمد کے پیش نظر ارادہ تھا۔ کہ سال کے اخیر تک پورا کروں گا۔ مگر حضور کا ضروری پیغام" اخبار میں پڑھکر باوجود سخت تنگی کے میرا دل مجبور کر رہا ہے کہ میں اپنے وعدہ کو فوری ادا کروں۔ خاکسار یہاں پر ایک غیر احمدی کے ہاں چار روپے ماہوار معہ خوراک کے کام کرتا ہے۔ پانچ روپے کی حقیر رقم حضور کے پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ حضور دعا فرما دیں اللہ تعالےٰ اس حقیر رقم کو قبول فرمائے۔

۱۴۔ آکسفورڈ سے صاحبزادہ میرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت میاں بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں نے تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ بھیجا تھا (یہ وعدہ آپ کا ۱۵۰ روپے کا تیسرے سال کے وعدے سے ڈبل کا تھا۔ فنانشل سکرٹری) اور ساتھ ہی معذرت چاہی تھی کہ اسے فوراً ادا نہیں کر سکوں گا۔ بلکہ سال کے اخیر تک (۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء تک) ادا کروں گا۔ اگر ممکن ہوا۔ تو اس سے پہلے مگر آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا "پیام" مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۸ء اخبار الفضل میں پڑھا دل تو یہی چاہتا ہے کہ فوراً کسی طرح سارے کا سارا چندہ تحریک جدید اسیوقت ادا کر دوں۔ مگر اسوقت یہ ممکن نہیں لیکن میں کوشش کروں گا۔ کہ میں اپنا موعودہ چندہ میعاد سے بہت جلد پہلے ادا کر دوں فی الحال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حصول ثواب کی خاطر ۱۰ شلنگ کی حقیر رقم ارسال کر رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کروں گا۔ کہ باقی رقم بھی جلد تر ادا کر دوں وما توفیقی الا باللہ

تحریک جدید سال چہارم میں وعدہ کرنیوالے مخلصین کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کے جلد تر پورا کرنے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ تا وقت سے پہلے ادا کرکے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ڈائننگ ہال

(کیلئے)

چندہ کی گیارھویں قسط

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ یہ تحریک اب جلد جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے اور امید ہے کہ جلد سے جلد احباب یہ خوشخبری سنیں گے کہ کل رقم پوری ہو گئی ہے اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء میں نے اس چندہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عطیہ سے کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ کیا اچھا ہو اگر جماعت کے انتیس احباب ایک ایک سو روپیہ اس چندہ میں عنایت کر کے اس فخر کے بجا حامل ہوں کہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص چندہ میں ایک خاص رقم دے کر شامل ہوئے ہیں۔ اس خواہش کو میں پھر دہراتا ہوں امید ہے کہ جماعت کے مخلص احباب اس طرف خصوصیت سے توجہ فرما دیں گے اور ایک ایک سو روپیہ کی رقم اس چندہ میں دے کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں گے۔ لیکن میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ ایک سو روپیہ سے کم دینے والے اس چندہ کے مطالبہ میں میرے مخاطب نہیں بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ اگر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں اور حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے صرف انتیس احباب ہی ایک ایک سو روپیہ عطا فرما دیں۔ تو پھر ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کہ کسی اور صاحب سے چندہ لیا جائے۔

تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرما دیں اور تصریح کر دیں۔ کہ یہ مہمان خانہ کے کھانے کے کمرہ کی تعمیر کے لئے ہے۔ اب میں اس چندہ کی گیارھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۱۴	جناب محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر حیدرآباد دکن	للعہ
۱۱۵	جناب عبدالمجید صاحب پشاور	عہ
۱۱۶	" محمد حنیف صاحب رتو چک	۱۲ ؍
۱۱۷	" ملک محمد دین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	عہ ؍
۱۱۸	" چوہدری خان محمد صاحب سمبڑیال	للعہ
۱۱۹	" مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپور	للعہ
۱۲۰	" محمد حیات صاحب ملتان	للعہ مکرر
۱۲۱	" سید محمد افضل شاہ صاحب ملتان مالاکنڈ	۵۰
۱۲۲	" چوہدری کریم بخش صاحب بھاگو بھٹی	عہ ؍
۱۲۳	" حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ	صہ ؍
۱۲۴	" نعمت اللہ صاحب سنور	للعہ
۱۲۵	" منشی محمد عالم صاحب ڈنگہ	عہ ؍
۱۲۶	محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈنگہ	عہ ؍
۱۲۷	جناب شیخ محمد حسین صاحب ملتان	عہ ؍ مکرر
۱۲۸	جناب چوہدری محمد حسین صاحب کلاچی	عہ ؍
۱۲۹	محلہ دارالفضل قادیان	۲۳ ؍
۱۳۰	جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب قادیان	عہ ؍
۱۳۱	" ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب افریقی	۱۰
۱۳۲	" فخرالدین صاحب مالاباری	عہ ؍
۱۳۳	" مرزا معظم بیگ صاحب گلگت	صہ ؍
۱۳۴	" اخوند محمد اکبر صاحب منٹگمری	عہ ؍

گذشتہ میزان دو ہزار ایک سو ستاون روپیہ پانچ آنہ چھ پائی بنتی ہے۔ موجودہ میزان چھیانوے روپے تین آنہ ہوتی ہے۔ کل دو ہزار دو سو ترپن روپیہ آٹھ آنہ چھ پائی ہوئے۔ اب باقی صرف سات سو چھیالیس روپیہ سات آنہ چھ پائی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔ بالخصوص ہر مقام کی لجنہ اماء اللہ

سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت

نیوگ ویدک تعلیم کے خلاف ہے

وید میں آتا ہے۔ جیسے ایک جوتے میں دو رسیاں باندھی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح سے ایک مرد دو عورتوں سے بیاہ کر سکتا ہے۔ لیکن جیسے ایک رسی دو جوؤں میں نہیں باندھی جا سکتی۔ اسی طرح ایک استری دو خاوندوں سے بیاہ نہیں کر سکتی
تیتریہ سنگھتا اشٹک ۶ ادھیائے ۶ پرپاٹھک ۴ انوواک ۳

اسی طرح آتا ہے۔ ایک پرش ایک ساتھ کئی استریاں (بیوی) کر سکتا ہے لیکن ایک استری ایک ساتھ کئی پتی نہیں کر سکتی۔ (ایتریہ براہمن پنچک ۳ کھنڈ ۲۲)

مذکورہ بالا ویدک منتر اور ایتریہ براہمن کے حوالہ سے صاف ثابت ہے کہ ایک عورت ایک وقت میں کئی خاوند نہیں کر سکتی۔ البتہ ایک مرد ایک وقت میں کئی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔ لہٰذا صاف ثابت ہو گیا۔ کہ ایک استری اپنے خاوند کی موجودگی میں دوسرے آدمی کے ساتھ خاوند بیوی والا تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور سوامی دیانند جی مہاراج کا یہ فرمانا کہ :۔ اے دوسرے خاوند کی خدمت کرنے والی عورت اور اے بیاہے ہوئے خاوند کی فرمانبردار بیوی تو نیک اوصاف والی ہو۔ اور اے نیوگ کے ذریعہ سے دوسرے خاوند کی خواہش کرنے والی تو ہمیشہ سکھ دینے والی ہو (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۷) ویدک دھرم کے بالکل خلاف ہے۔

پس آریوں کا فرض ہے۔ کہ نیوگ سے کنارہ کش ہو جائیں اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ انسانی سرشت بھی ہرگز یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ ایک باعزت اور باحمیت شخص اپنی عورت کو جس پر اس کے تمام ننگ و ناموس کا مدار ہے۔ اولاد کیلئے دوسروں کے حوالے کر دے۔ خاکسار :۔ فتح محمد احمدی مشنری از کراچی۔

منیجر صاحب رسالہ "دستکاری" کے متعلق شکایات

رسالہ دستکاری کا جو اشتہار اخبار الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق بعض احباب کی طرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ انہوں نے رسالہ کی قیمت روانہ کی۔ مگر نہ تو ان کے نام پرچہ جاری کیا گیا نہ سالنامہ بھیجا گیا اور نہ کوئی جواب دیا جاتا ہے۔ منیجر صاحب جلد توجہ کریں۔

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدیداروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدیدار یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

انجمن احمدیہ پٹیالہ

سکرٹری مال سراج الحق صاحب
سکرٹری تبلیغ / ،، تعلیم و تربیت / ،، وصایا – مولوی محمد حسین صاحب
سکرٹری امور عامہ / ،، امور خارجہ – شیخ محمد افضل صاحب

عالم گڑھ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ / خزانچی – میاں سخی محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں عبد الغنی صاحب
،، مال مولوی غلام محمد صاحب
نائب سکرٹری مال۔ خان محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ۔ چوہدری محمد عالم صاحب

میانوالی خانانوالی کوٹ باجوا ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ / سکرٹری امور عامہ / ،، امور خارجہ / ،، وصایا / آڈیٹر – چوہدری رحمت خاں صاحب
سکرٹری مال / ،، تبلیغ / ،، تعلیم و تربیت / محاسب – منشی محمد شریف صاحب
سکرٹری ضیافت / امین / محصل – حاجی خدا بخش صاحب

قصور ضلع لاہور

پریذیڈنٹ – لفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب
جنرل سکرٹری / امین – مرزا احمد صدیق صاحب

سکرٹری تبلیغ / ،، مال تحریک جدید – میاں ضیاء اللہ صاحب
سکرٹری مال۔ ماسٹر عطا محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ۔ شیخ طالع مند صاحب
،، عام تحریک جدید / محصل – مولوی عبد القادر صاحب

انبالہ شہر

جنرل سکرٹری۔ بابو محمد مستقیم صاحب
سکرٹری مال۔ بابو عبد الحلیم صاحب
سکرٹری تبلیغ۔ شیخ محمد علی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ بابو عبد الغنی صاحب
،، وصایا۔ بابو کرامت اللہ صاحب
،، امور عامہ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب

سرائے نورنگ ضلع بنوں

سکرٹری تبلیغ / ،، مال / ،، تعلیم و تربیت – صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب
سکرٹری وصایا۔ صاحبزادہ عبد السلام صاحب
امام الصلوٰۃ۔ سید محمد طیب صاحب
سکرٹری امور عامہ / امین – سید گل صاحب
محصل۔ محمد صالح صاحب

دہلی

سکرٹری تالیف و تصنیف / سکرٹری تبلیغ – بابو عبد الحمید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ بابو عبد المجید صاحب
،، مال۔ بابو غلام حسین صاحب
،، مال تحریک جدید۔ ماسٹر محمد یعقوب صاحب
،، امور عامہ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
،، عام تحریک جدید۔ ماسٹر محمد احسن صاحب آسان

انجمن احمدیہ جہلم

سکرٹری تبلیغ۔ چوہدری غلام حسین صاحب
،، مال۔ بابو شاہ عالم صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی عبد المغنی خاں صاحب
سکرٹری امور عامہ / سکرٹری امور خارجہ – چوہدری شمشیر علی صاحب
سکرٹری وصایا۔ بابو عطا محمد صاحب

جمشید پور

پریذیڈنٹ۔ بشیر احمد صاحب چغتائی
وائس پریذیڈنٹ / سکرٹری تعلیم و تربیت – سید حسام الدین صاحب
،، تبلیغ۔ مولوی شجاعت علی صاحب
،، امور عامہ / ،، امور خارجہ – بابو طفیل احمد صاحب قریشی
،، مال۔ بابو عبد المجید صاحب
محاسب۔ منشی عبد الرحمٰن صاحب
امین۔ ماسٹر فیروز الدین صاحب
نائب سکرٹری مال / نائب سکرٹری تعلیم و تربیت – بابو عبد القیوم صاحب

انجمن احمدیہ امرتسر

سکرٹری تبلیغ / سکرٹری عام تحریک جدید / امام الصلوٰۃ و خطیب – سید بہادل شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
سکرٹری مال / ،، ،، تحریک جدید – ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
،، امور عامہ / ،، امور خارجہ – میاں عطاء اللہ صاحب وکیل
،، وصایا۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب

فیروزپور شہر

جنرل سکرٹری۔ حکیم عبد العزیز صاحب
سکرٹری تبلیغ – پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل بی
،، تعلیم و تربیت۔ قاضی محمد رشید صاحب
سکرٹری امور عامہ۔ بابو فیض الحق خانصاحب
،، امور خارجہ۔ پیر اکبر علی صاحب ایم ایل اے
،، وصایا۔ بابو محمد جمیل خانصاحب
،، مال۔ خواجہ محمد عثمان صاحب
،، ضیافت۔ بابو نواب الدین صاحب
آڈیٹر۔ بابو عبد العزیز صاحب
محاسب۔ بابو محمد جمیل خاں صاحب
امین۔ مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر
امام الصلوٰۃ۔ قاضی محمد رشید صاحب
نائب ،، خواجہ محمد عثمان صاحب
نائب امام الصلوٰۃ۔ بابو محمد فاضل صاحب

حیدر آباد دکن

سکرٹری امور عامہ۔ مولوی حافظ عبد العلی صاحب ایڈووکیٹ
سکرٹری مال۔ سیٹھ محمد غوث صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی عبد القادر
،، امور خارجہ۔ مولوی مومن حسین صاحب
،، تالیف و تصنیف۔ مولوی حیدر علی صاحب
،، وصایا۔ مولوی حبیب اللہ خانصاحب
،، تبلیغ۔ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی
آڈیٹر۔ مولوی حیدر علی صاحب

سونگڑہ

پریذیڈنٹ۔ خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
وائس ،، مولوی سید فیاض الدین صاحب
سکرٹری مال۔ منشی سید ضیاء الدین ،،
،، امور عامہ۔ منشی محمد یوسف علی صاحب
،، تعلیم و تربیت۔ مولوی سید اختر الدین
،، دعوۃ و تبلیغ۔ مولوی سید عبد الحکیم صاحب
،، وصایا۔ منشی سید غلام محمد صاحب
،، تالیف و تصنیف۔ خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
آڈیٹر۔ منشی سید غلام رسول صاحب

کوہاٹ

سکرٹری تبلیغ۔ مولوی یحییٰ الدین صاحب
،، مال۔ ڈاکٹر بابو محمد حسین صاحب
،، تعلیم و تربیت۔ ملک محمد اشرف خانصاحب
آڈیٹر۔ بابو نصیر احمد صاحب
محصل۔ مسٹر محمد احمد صاحب

بنوں

سکرٹری مال شیخ قمر الدین صاحب
" تحریک جدیدہ "
" وصایا
" تبلیغ ارباب محمد عجب خانصاحب
" تعلیم و تربیت "
" امور عامہ ڈاکٹر محمد نوشاد خانصاحب
" امور خارجہ "

گوجرانوالہ

جنرل سکرٹری چوہدری عبد القادر صاحب پلیڈر
سکرٹری مال چوہدری عبد القادر صاحب پلیڈر
" تعلیم و تربیت "
" تبلیغ مسٹر عبد الرحمٰن صاحب
" امور عامہ شیخ صاحب دین صاحب
" امور خارجہ چوہدری محمد عظیم صاحب آڈیٹر
سکرٹری وصایا شیخ محمد لطیف صاحب ٹھیکیدار
" تالیف و تصنیف مولوی کرم الٰہی صاحب
امین میر محمد بخش صاحب پلیڈر
سکرٹری ضیافت مولوی غلام نبی صاحب

حلقہ قادیان کی تبلیغی رپورٹ اور شاندار نتائج

زیر تبلیغ دیہات

مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۶ء تا یکم مئی جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ کی زیر ہدایت مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ و میاں نبی بخش صاحب نے مندرجہ ذیل دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔

تھینی۔ تنگل۔ کھارہ۔ مالیہ ہرد و بھنگواں۔ کوٹ ٹوڈرمل۔ ستھیالی۔ ٹھیکری والا ہردو۔ چیمے۔ کلوسوہل۔ کاہنووان۔ ہرنیوں کے پانچ گاؤں طالب پور بھنگواں۔ طالب پور پنڈوری۔ چیچیاں۔ بھٹیاں۔ بگول۔ رجوعہ۔ درک۔ میانی۔ سکلے۔ بل پور۔ خوجکی پورہ بانس بریلی۔ دھنواں۔ ہرچو وال۔ مہیس۔ ڈوگراں۔ بسری گوبند پور۔ دھرم کوٹ۔ چوہدری والہ۔ مو گھل کاہلواں۔ گھمان پنڈوری۔ بسراواں دسوہہ۔

۱۷ نو احمدی

مندرجہ بالا دیہات میں سے سوائے سات کے باقی سب غیر احمدیوں کے گاؤں ہیں۔ ان تمام دیہات میں خوب اچھی طرح انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی اور خدا کے فضل و کرم سے ۱۷ آدمی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن میں سے ۱۳ اشخاص نے دستی بیعت قادیان میں آکر کی۔

اسی طرح مندرجہ بالا دیہات میں سے بعض بعض مقامات پر کئی خاندان بیعت کرنے کو تیار رہیں۔ امید ہے کہ خدا تعالےٰ بہت جلد ہی ان کو احمدیت سے مشرف فرمائے گا۔

موضع ستھیالی میں میاں منگا صاحب کو ایک دوکان کھلوا کر دی گئی جو ستھیالی میں بھی تربیت وغیرہ کا کام کرینگے اور ہرنیوں کے گاؤں میں بھی تبلیغ کے لئے جایا کریں گے۔ یہ کام کرتے ہوئے اپنا گذارہ دوکان سے چلائینگے

کارکنوں کی ضرورت

ناظرین سے درخواست ہے کہ اس طریق پر جو دوست خدمت اسلام کرنا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد زبانی یا تحریری اپنے پتہ سے جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ کو مطلع فرمائیں۔ بعض اور مقامات پر محنتی دوکانداروں کی ضرورت ہے۔

ستھیالی کی جماعت میں کچھ کمزوری واقعہ ہو گئی تھی۔ اس کو دور کیا گیا "الفضل" وہاں دیر سے بند تھا وہ بھی جاری کرایا گیا۔

موضع دسوہہ میں پنجاب ڈوگرا ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں مولوی دل محمد صاحب شامل ہوئے جس کا تبلیغی رنگ میں بہت اچھا اثر ہوا۔

مقامی تبلیغ

قادیان میں عرصہ زیر رپورٹ میں محلہ دارالرحمت۔ دارالفضل۔ حلقہ مسجد رتی چھلہ و دارالبرکات میں تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جن میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ ناظر اعلےٰ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ نے تقاریر کیں۔ تبلیغ کو منظم کرنے کے لئے تمام محلہ جات سے فہرستیں طلب کیں سب سے پہلے محلہ دارالفضل نے اپنی نہایت مکمل فہرست بھیجی۔ ان کا پروگرام تجویز کر کے فرداً فرداً اہل محلہ کو اطلاع دے دی گئی۔ اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے اسی طرح دیگر محلہ جات بھی آہستہ آہستہ پروگرام لے کر کام شروع کر رہے ہیں

قادیان کے دوستوں سے اپیل

قادیان کے دوستوں نے اس کامیاب پروگرام کی طرف ابھی تک زیادہ توجہ نہیں دی۔ امید ہے کہ آئندہ وہ چستی سے کام لیں گے اور خاص کر پریذیڈنٹ و سکرٹریان تبلیغ مزید توجہ فرمائیں گے۔

نیز ہمیں ایسے احباب کی فوری ضرورت ہے۔ جو باہر جا کر بطور معلم یا مدرس یا دوکاندار کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

زیر تبلیغ اشخاص میں خدا کے فضل و کرم سے ہر حیثیت و طبقہ کے لوگ ہیں۔ اور اسی طرح انفرادی تبلیغ بھی باقاعدہ جاری ہے۔ ہم ان کے ساتھ محض دوستانہ رنگ میں گفتگو کرتے ہوئے پیغام حق پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ ہماری مزید کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور خود بھی اس مبارک کام میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔ اگرچہ ہر احمدی کا یہ اولین فرض ہے کہ خدا کے فضل سے جو نعمت اسے حاصل ہوئی ہے وہ دوسروں تک بھی پہنچائے۔ لیکن قادیان میں رہنے والے ہر احمدی پر یہ ذمہ داری بہت زیادہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۶ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد فاضل ولد سردارا ذات کاٹھیہ سکنہ فرید محمود کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لیے یوم ۲۲ ۶/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجاستہ مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸ ۳/۳۶ - دستخط رخان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۶ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مخدوم جلال ولد حیات خان ذات قریشی سکنہ سید عبد الرحمٰن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱ ۶/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجاستہ مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقرر پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸ ۳/۳۶ دستخط رخان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

قادیان میں ایک نیا محلہ

کم استطاعت احباب کیلئے ایک بہت عمدہ موقعہ

ایک عرصہ سے قادیان کے مختلف محلہ جات میں زمین کی قیمت زیادہ ہو چکی ہے۔ جسکی وجہ سے کم استطاعت دوستوں کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے۔ اور وہ حسب منشا اچھے قطعات نہیں خرید سکتے۔ چنانچہ جہاں اوائل میں فی مرلہ ساڑھے بارہ روپے قیمت تھی۔ وہاں اب تمام قطعات کی قیمت ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ سے لیکر ۲۵ اور ۳۰ تیس روپے فی مرلہ تک پہنچ چکی ہے ان حالات کے پیش نظر محلہ دارالعلوم کے جانب شمال ایک جدید محلہ کھولا گیا ہے۔ جو موقعہ کے لحاظ سے گویا اسطرح محلہ دارالعلوم کا ہی ایک حصہ ہے کیونکہ دارالعلوم اور اسکے درمیان صرف ایک رستہ حائل ہے۔ اور اسکی قیمت بھی اندرون محلہ صرف ساڑھے بارہ روپے فی مرلہ تجویز کیگئی ہے۔ البتہ برلب سڑک کلاں ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ شرح ہے۔ اس محلہ میں ایک نمایاں خوبی یہ ہے۔ کہ جہاں سابقہ محلہ جات میں اندرونی رستے بیس بیس اور دس دس فٹ چوڑے ہوتے تھے۔ وہاں اس محلہ میں سارے رستے بلا استثناء بیس بیس فٹ چوڑے رکھے گئے ہیں اور سڑک کلاں بھی پچاس فٹ اور تیس فٹ چوڑی ہے۔ اسطرح یہ محلہ کم استطاعت والے دوستوں کیلئے ایک بہت اچھا موقعہ پیش کرتا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اسکی اطلاع دیتا ہوں۔ تاکہ جو دوست پسند فرمائیں اور عمدہ اور کم قیمت قطعات کے خواہشمند ہوں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں چونکہ اس محلہ کا نام ابھی تک تجویز نہیں ہوا۔ اسلئے فی الحال جدید محلہ کے نام سے میرے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں۔ اسکے علاوہ محلہ دارالعلوم میں بھی اسوقت بعض عمدہ قطعات خالی ہیں جنکی قیمت خط لکھ کر دریافت کی جاسکتی ہے

والسلام۔ خاکسار **مرزا بشیر احمد** ۳۶-۵-۸

تحصیل شکرگڑھ (ضلع گورداسپور) میں ہیضہ کی وبا کی روک

تحصیل شکرگڑھ میں ہیضہ کے کئی ایک کیس ہوگئے تھے۔ ہگ ورم سٹاف جناب ڈاکٹر قریشی نواب الدین صاحب کی زیر ہدایات اس وبا کی روک تھام سرگرمی سے کر رہا ہے۔ ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس خطرناک وبا کو روکنے کے لئے بروقت ہگ ورم سٹاف کی خدمات حاصل کی ہیں۔

صادق حسین پلیڈر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ مئی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں لارڈ سٹینلے نائب وزیر ہند نے اڑیسہ کی الجھن کے متعلق چند ممبروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اڑیسہ کے معاملہ میں یہ محسوس کیا گیا ہے۔ کہ ایک ماتحت افسر کے گورنر مقرر کئے جانے پر ایک صوبائی گورنمنٹ کو کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آئندہ تقرر کے وقت ان مشکلات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

الہ آباد ۹ مئی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کی پوتی کی یہاں شادی تھی جس میں شامل ہونے کے لئے مالویہ جی بنارس سے آئے۔ یہ شادی چونکہ برادری کے بندھنوں کو توڑ کر کی گئی ہے۔ اس لئے مالویہ جی کی برادری کے بعض لوگوں نے جو اس شادی کے خلاف تھے مظاہرے کئے اور برات کو روکنے کی کوشش کی جس پر تصادم ہو گیا۔ آخر پولیس بلائی گئی مگر اس کے باوجود انہوں نے مخالفانہ نعرے لگائے اور اشتہارات پھینکے۔

مدراس ۹ مئی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مدراس اسمبلی کے سپیکر مسٹر سمبا مورتی نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ انہیں مدراس اسمبلی کی سپیکر شپ اور ممبری سے مستعفی ہونے کی اجازت دی جائے۔

پشاور ۹ مئی۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم نے آج انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اس صوبہ میں اقلیت یا اکثریت کا کوئی سوال نہیں۔ سب لوگوں سے غیر مشروط طور پر یکساں سلوک کیا جائے گا۔

لاہور ۹ مئی۔ خان صاحب چوہدری محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ کے ڈائرکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

پشاور ۸ مئی۔ صوبہ سرحد سے واپسی سے قبل گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا میں اکتوبر میں یہاں پھر آؤنگا اور زیادہ دیر تک رہونگا۔

سری نگر ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس صوبہ کشمیر نے غنڈوں کا قلع قمع کرنے کی غرض سے شہر کے تمام افسرانِ محلہ کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس کے ذریعہ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے غنڈوں کی فہرست ترتیب کر کے دفتر میں بھیج دیں۔ تاکہ ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے

گوالیار ۹ مئی۔ مہاراجہ گوالیار نے اعلان کیا ہے کہ فلور ملز۔ آئل ملز اور الیکٹرک سپلائی ورکس کی تعمیر کے لئے جو مشینری منگوائی جائے گی اس پر کسی قسم کا محصول وصول نہیں کیا جائے گا۔ لیکن کارخانوں کی تعمیر کی تکمیل کے بعد اگر کوئی سامان منگوایا گیا تو اس پر ڈیوٹی وصول کی جائے گی

شملہ ۹ مئی۔ انڈوبرٹش تجارتی گفت و شنید کے غیر سرکاری مشیروں کی ایک کانفرنس آج صبح یہاں منعقد ہوگی۔

لکھنؤ ۹ مئی۔ مدح صحابہ کے متعلق سول نافرمانی کے سلسلہ میں آج مزید چار سنیوں کو گرفتار کیا گیا

برگوس ۹ مئی۔ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے۔ کہ خانہ جنگی کو ختم کرنے کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ گورنمنٹ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دے۔

شملہ ۹ مئی۔ ڈاکٹر پال باور جو نانگا پربت کو جانے والی جرمن مہم کے لیڈر ہیں کل یہاں پہنچے۔ آج شام آپ راولپنڈی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے مہم گلگت کو روانہ ہو جائے گی۔ عنقریب جرمنی سے ایک ہوائی جہاز ہندوستان پہنچے گا جو مہم کے ساتھ رہے گا۔

شملہ ۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے آئندہ اجلاس کی تاریخیں تبدیل کر دی جائیں گی کیونکہ یہ تاریخیں سنٹرل اور بعض صوبجاتی لیجسلیچروں کی تاریخوں کے ساتھ ملتی ہیں

پراگ ۹ مئی۔ وہ ڈپٹیوں نے جو نائندہ ہنگرین پارٹی کے ممبر ہیں زیکوسلاویکیہ کی ہنگرین اقلیت کی طرف سے جس کی تعداد آٹھ لاکھ ہے۔ گورنمنٹ کو بعض مطالبات پیش کئے ہیں ان مطالبات میں اقلیتوں کے تحفظ کے لئے قانون۔ ہنگرین یونیورسٹی کے قیام۔ اور مقامی گورنمنٹ کے قیام اور مقامی گورنمنٹ کی ممبروں میں متناسب نمائندگی وغیرہ امور پر زور دیا گیا ہے۔

ہوشیارپور ۸ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے گذشتہ مارچ اور اپریل کے دوران میں ۸۹ غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں شامل کیا۔

مرادآباد ۹ مئی۔ چندوسی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل رات وہاں ژالہ باری ہوئی۔ اور قریباً تین تین پاؤ کے اولے پڑے۔

قاہرہ ۹ مئی۔ علی مہر پاشا کی وزارت نے شاہ فاروق کی خدمت میں استعفےٰ پیش کر دیا ہے۔ ابھی تک شاہ فاروق نے یہ استعفےٰ منظور نہیں کیا۔

پٹنہ ۹ مئی۔ یوپی کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے جو اس شخص کو دیا جائیگا جس کی وساطت یا اطلاع پر ان اشخاص کی گرفتاری عمل میں لائی جا سکے جنہوں نے ۹-۱۰ اپریل کی درمیانی شب ۴۳ اپ ٹرین پر پیر بدھی اور دھوپ ریلوے سٹیشنوں کے درمیان حملہ کیا۔ اور ڈبہ سے ڈبے کو لوٹ کر ۲۰ بیمہ شدہ چٹھیاں اور ۲۵۰ روپے نقد لے گئے۔

لکھنؤ ۹ مئی۔ حکومت یوپی نے یونیورسٹیوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جس میں مسٹر سری پرکاش اور مسٹر نعمت اللہ جج ہائیکورٹ شامل ہیں۔

جے پور ۹ مئی۔ مہاراجہ جے پور باجلاس کونسل نے اعلان کیا ہے کہ راؤ راجہ کلیان سنگھ والی سیکر دماغی ضعف کی وجہ سے اپنی جائداد کے انتظام کے بالکل ناقابل ہیں۔ لہذا حکم صادر کر دیا گیا ہے کہ راؤ راجہ کی جائداد کورٹ آف وارڈ کی نگرانی میں دیدی جائے۔

روما ۹ مئی۔ کل ۵۲ ہزار اطالوی بچوں نے ہر ہٹلر کے سامنے فوجی مظاہرہ کرتے ہوئے فوجی آلات کے استعمال کے جوہر دکھائے۔ اسی اثنا میں حکومت اطالیہ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ آئندہ ۸ سال کی عمر کے بچوں سے ۲۱ سال کی عمر تک کے نوجوانوں کو فوجی امور کے ابتدائی مراحل کی جبری تربیت دی جائے گی۔

روما ۹ مئی۔ ہر ہٹلر کا دورہ اطالیہ ختم ہو گیا ہے۔ آج وہ عازم فلورنس ہو گئے ہیں۔ جہاں سے ٹرین کے ذریعہ برلن جائیں گے۔

واشنگٹن ۹ مئی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے صدر جمہوریہ امریکہ کی طرف سے ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے جس میں دنیا بھر کی حکومتوں اور ان کے لیڈروں سے التماس کی گئی ہے۔ کہ متحد و متفق ہو کر وہ کوئی ایسا طریق عمل اختیار کریں۔ جس سے دنیا کے اقتصادی نظام کو مضمحل ہونے سے روکا جا سکے۔ پیغام میں ظاہر کیا گیا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم یا قوموں کا کوئی گروہ جداگانہ مساعی سے اقتصادی الجھنوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اقتصادی مشکلات صرف اسی طریق سے رفع ہو سکتی ہیں کہ تمام قومیں متحدہ اقدام کریں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی